اسلام اور ڈیموکریسی

مرتب کردہ : امیر حمزہ



کس نے اختیار دیا تم کو یہ فیصلہ کرنے کا کہ یہود و نصاریٰ کے نظام ڈیموکریسی کے ذریعے اسلامی نظام لانا ہے؟ اسلام کا اپنا ایک الگ سیاسی نظام ہے اور اس کو نافذ کرنے کے لیے قرآن، سنت اور صحابہ رضہ کا طریقہ موجود ہے۔

SURAH AHZAB, AYAT#36

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (٣٦)	اور نہیں ہے (حق) کسی مومن مرد کو اور نہ مومن عورت کو کہ جب فیصلہ کر دے اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا تو رہ جائے ان کے پاس کچھ اختیار اپنے معاملات میں۔ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اسکے رسول کی تو بیشک وہ گمراہ ہوگیا۔ کھلی گمراہی میں۔

سورۃ المائدہ، آیت 44

"اور جو اللہ کے نازل کردہ (قوانین) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی کافر ہیں."

ڈیموکریسی = انسانوں کا بنایا ہوا قانون

مفتی حمید اللہ جان رحم اللہ نے فرمایا:

"موجودہ جمہوری نظام ہی بے دینی، بے حیائی اور تمام فسادات کی جڑ ہے اور اسمبلیوں کو حقِ تشریع (قانون سازی کا حق) دینا سراسر کتاب و سنت اور اجماعِ امت کے خلاف ہے۔"

ماہنامہ سنابل کراچی، مئی 2013

(ادیان کی جنگ)



"ووٹ کا استعمال مغرب کے کفری
جمہوری نظام کو عملاً تسلیم کرنا
اور اس کی تمام خرابیوں میں
حصہ دار بننا ہے، اس لیے ووٹ کا
استعمال شرعاً ناجائز ہے۔"

مفتی حمید اللہ جان رحم اللہ

ماہنامہ سنابل کراچی، مئی 2013

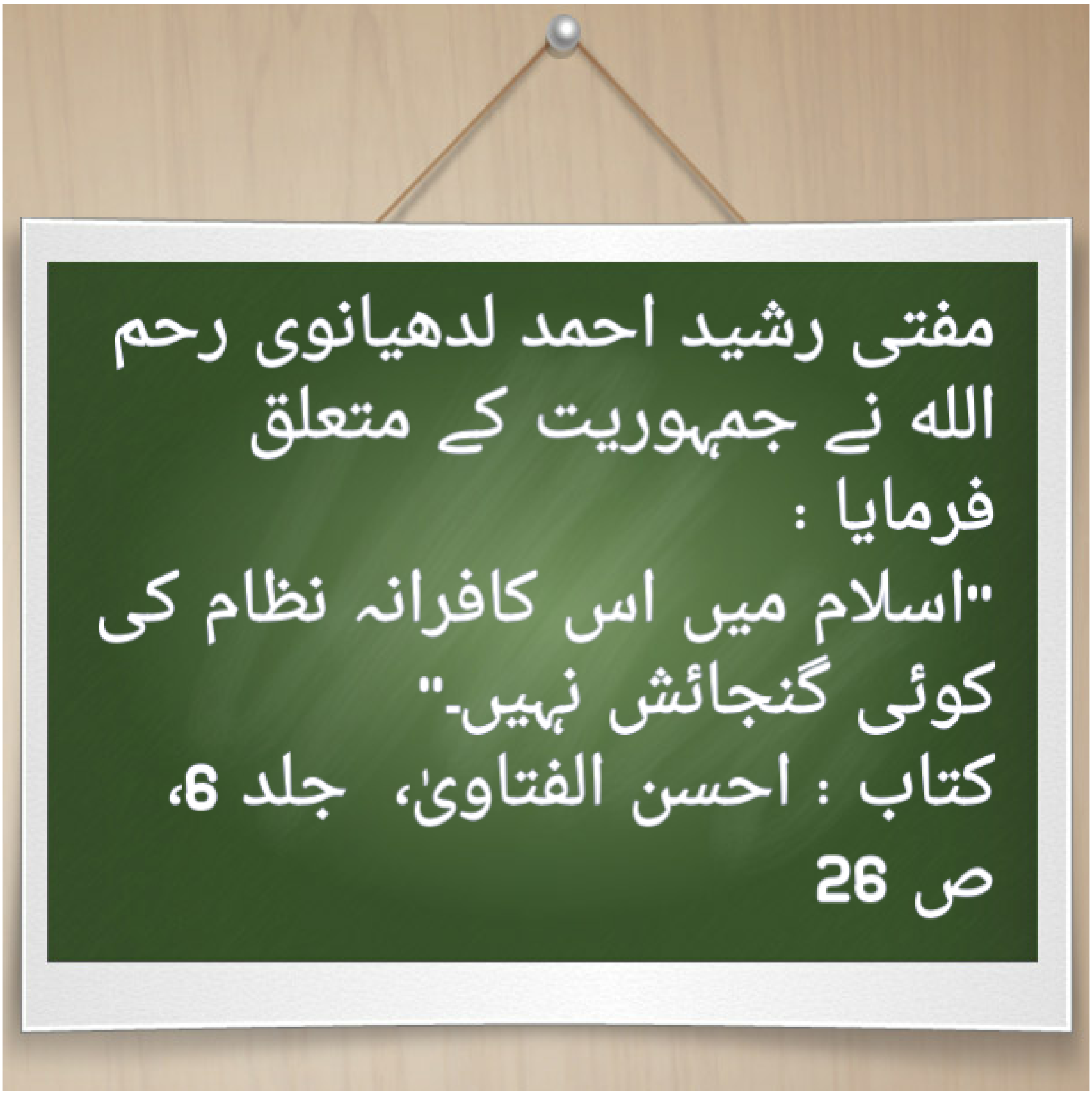
(ادیان کی جنگ)



"اسلام میں جمہوریت کوئی چیز نہیں کہ جدھر زیادہ ووٹ ہوجائیں ادھر ہو جاؤ۔ بلکہ اسلام کا کمال یہ کہ ساری دنیا ایک طرف ہوجائے لیکن مسلمان اللہ ہی کا رہتا ہے۔"
(مولانا شاہ محمد حکیم اختر رحم اللہ، خزائنِ معرفت و محبت، ص 209)

کفّار کو ایسا اسلام نہیں چاہیے
جو مسلمانوں کے مسائل کا
دفاع کرے
جو شریعت کے نفاذ کی بات کرے
اور ڈیموکریسی میں تم
کفّار کے انہی مقاصد کو
کامیاب کرتے ہو!


(جمہوریت بمقابلہ اسلام)
"کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے وہ دین
نکالا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی." (اشوریٰ:21)


مفتی رشید احمد لدھیانوی رحم
الله نے جمہوریت کے متعلق
فرمایا :
"اسلام میں اس کافرانہ نظام کی
کوئی گنجائش نہیں۔"
کتاب : احسن الفتاویٰ، جلد 6،
ص 26

" جمہوریت دورِ جدید کا صنمِ اکبر (بڑا بت) ہے۔ مسلمانوں نے بھی تقلیدِ مغرب میں جمہوریت کی مالا جپنی شروع کر دی۔ کبھی یہ نعرہ لگایا کہ "اسلام جمہوریت کا علمبردار ہے" کبھی "اسلامی جمہوریت" کی اصطلاح وضع کی گئی۔ جبکہ اس کا اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحہ
کتاب آپ کے مسائل اور ان کا حل
جلد ۸ صفحہ ۱۵۹

اسلامی جمہوریت؟

مجاھد عالم دین تنظیم القاعدة
شیخ ابو یحیٰی اللیبی رحمہ اللہ

اسلامی جمہوریت کی اصطلاح استعمال کرنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص اسلامی یہودیت، اسلامی عیسائیت یا اسلامی مجوسیت کی اصطلاح استعمال کرے۔ اب خود بتائیے کہ کیا یہ ممکن یا جائز ہوسکتا ہے؟ یہ دو علیحدہ علیحدہ دین ہیں۔

اسلامی جمہوریت

اگر جمہوریت کا اسلامک ورژن موجود ہے تو پھر یقیناً، عیسائی جمہوریت، یہودی جمہوریت، ہندو جمہوریت، سکھ جمہوریت اور بدھ جمہوریت کا وجود بھی کہیں نہ کہیں موجود ہوگا

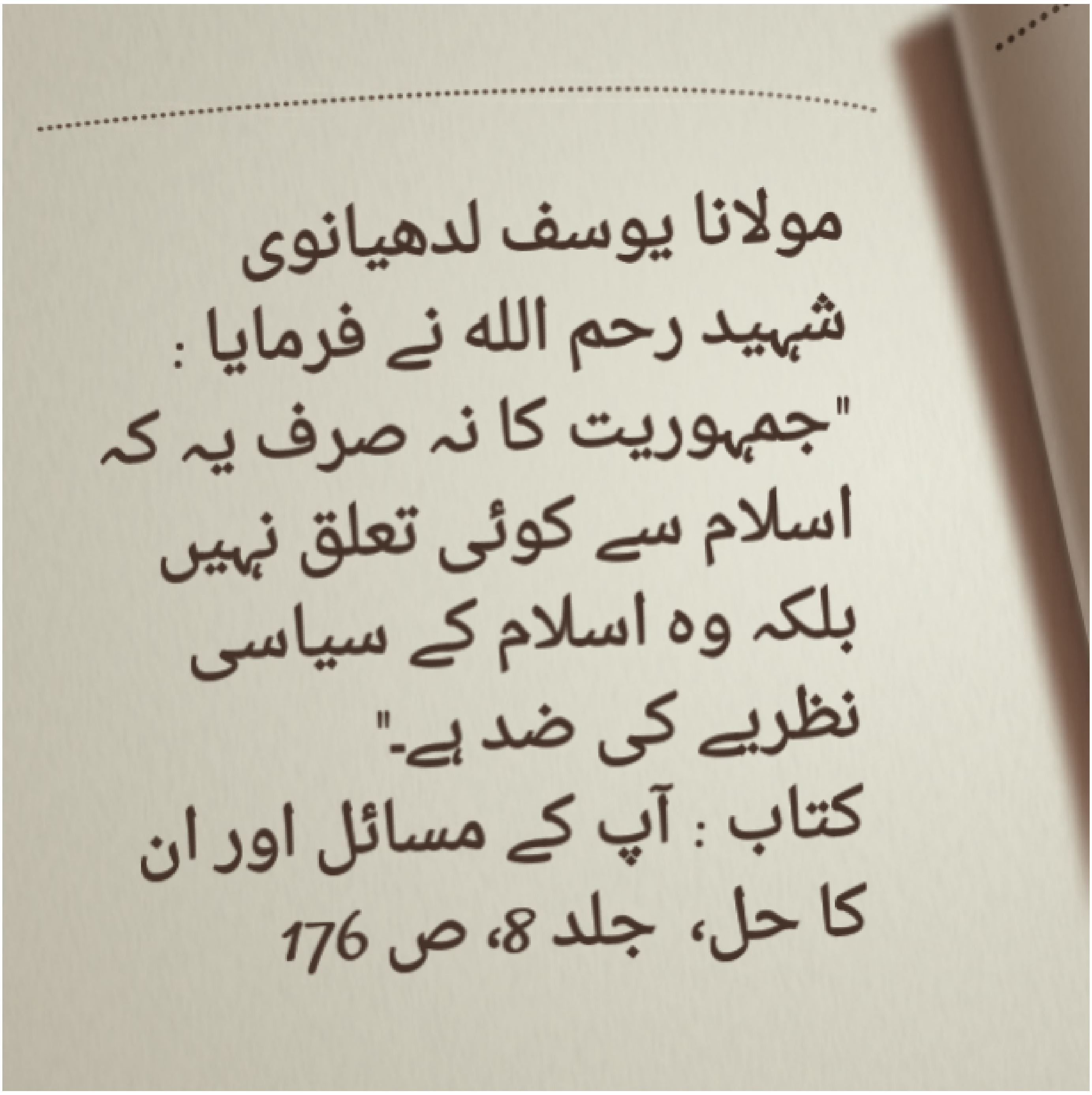
.... لیکن یقین جانئے ایسا کچھ نہیں،

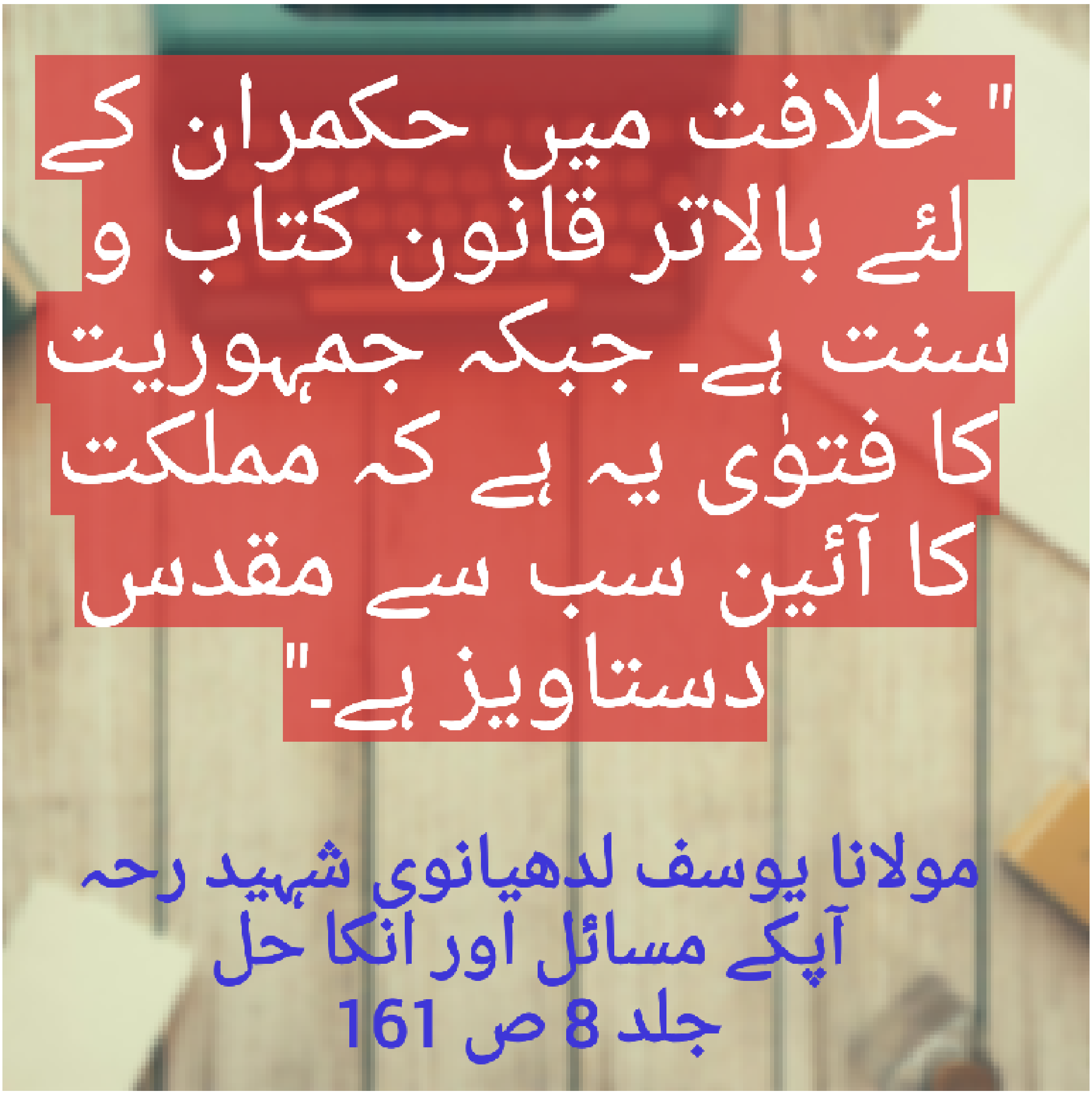
دُنیا میں جمہوریت کو جمہوریت کے نام سے ہی جانا جاتا ہے،

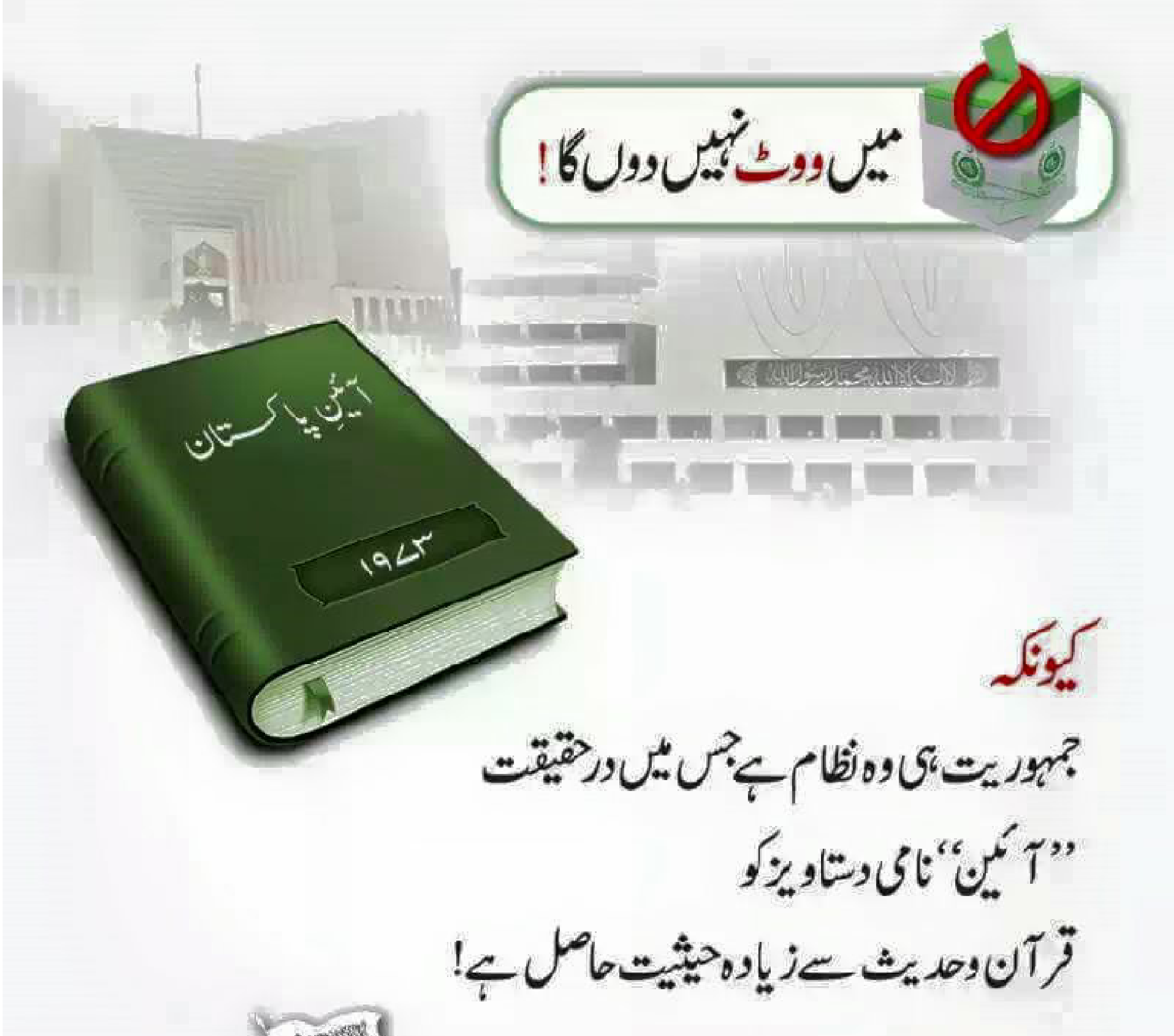
اسلامی جمہوریت کی اصطلاح جمہوریت کو زبردستی مسلمان کرانے کی احساسِ کمتری پر مبنی ذہنی رویّے اور اڑھائی سو سالہ غلامی کے پٹّے کے سوا اور کچھ نہیں، جو ہم نے غلامی کے یادگار کے طور پر برضا و رغبت اپنے گلے ڈال رکھا ہے

ڈاکٹر سید محمد اقبال


" جمہوریت کو نہ اللہ و
رسول صہ سے کوئی
واسطہ ہے، نہ دینِ و اقامتِ
دین سے کوئی غرض ہے۔
اس کا کام عوام کے
خواہشات کی تکمیل ہے اور
(قرآن و سنت کے بجائے)
عوام کی منشا کے مطابق
قانون سازی کرنا ہے۔ "
مولانا
یوسف
لدھیانوی
آپکے
مسائل اور
انکا حل
ج 8 ص
160


مولانا یوسف لدھیانوی
شہید رحم اللہ نے فرمایا :
"جمہوریت کا نہ صرف یہ کہ
اسلام سے کوئی تعلق نہیں
بلکہ وہ اسلام کے سیاسی
نظریے کی ضد ہے۔"
کتاب : آپ کے مسائل اور ان
کا حل، جلد 8، ص 176


" خلافت میں حکمران کے
لئے بالاتر قانون کتاب و
سنت ہے۔ جبکہ جمہوریت
کا فتوٰی یہ ہے کہ مملکت
کا آئین سب سے مقدس
دستاویز ہے۔"
مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحہ
آپکے مسائل اور انکا حل
جلد 8 ص 161


میں ووٹ نہیں دوں گا!
آئینِ پاکستان
۱۹۷۳
کیونکہ
جمہوریت ہی وہ نظام ہے جس میں درحقیقت
''آئین'' نامی دستاویز کو
قرآن وحدیث سے زیادہ حیثیت حاصل ہے!

مولانا عطاء المحسن شاہ بخاری رحم اللہ نے فرمایا:

"اگر ایک قبر کو مشکل کشا ماننا شرک ہے تو اسلام کے علاوہ کسی اور نظامِ ریاست ڈیموکریسی، کمیونزم، کیپیٹل ازم وغیرہ کو ماننا کیسے اسلام ہو سکتا ہے؟ اسلام میں نہ جمہوریت ہے نہ ووٹ ہے۔"

(خطاب بموقع توحید و سنت کانفرنس 26 ستمبر 1987 بحوالہ ماہنامہ سنابل کراچی)



" اسلام میں جمہوری سلطنت کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ محض گھڑا ہوا ڈھکوسلہ ہے۔"

مولانا اشرف علی تھانوی
ملفوظات تھانوی ص ۲۵۲

جمہوریت کا مطلب ایک ایسا نظام قائم کرنا ہے، جس کے پردے میں یہودی دنیا پر اپنی آمریت قائم کر سکیں۔

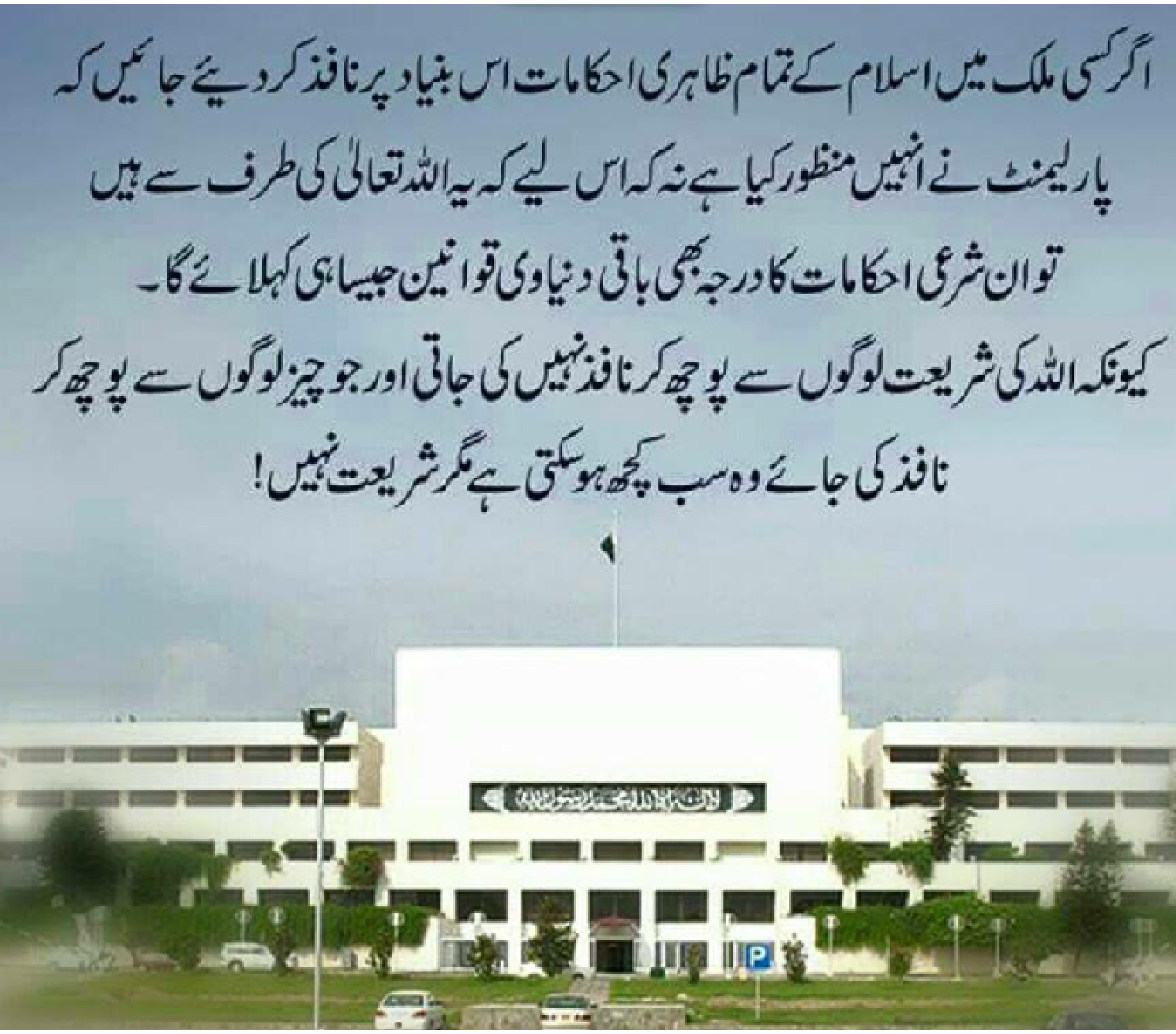
(مفتی ابو لبابہ، عالمی یہودی تنظیمیں)

مولانا سلیم اللہ خان نے فرمایا :

" ایسا ممکن نہیں ہے کہ انتخابات اور جمہوریت کے ذریعے اسلام لایا جا سکے۔"

ماہنامہ سنابل ۲۰ مئی کراچی





قاری طیب فرماتے ہیں:
"یہ جمہوریت رب تعالیٰ
کی صفتِ ملکیت میں
بھی شرک ہے اور صفتِ
علم میں بھی شرک ہے۔"

فطری حکومت از قاری
محمد طیب



مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ نے فرمایا :

" اللہ کا دین ووٹ کے ذریعے جمہوریت کے ذریعے غالب نہیں ہوگا۔ اس کا واحد راستہ جہاد ہے۔"

ادیان کی جنگ
صفحہ ۵۸



اسلام میں ان باتوں سے منع کیا گیا ہے:

اپنی تعریف کرنا؛ دوسروں کے عیب ڈھونڈنا؛ خود عہدے (وزارت) کے لیے پیش کرنا؛ نامحرم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا؛ اسراف کرنا۔

اور یہ سب منع کی ہوئی باتیں کفر یہ نظام ڈیموکریسی کا حصہ ہیں!

سورة الھمزہ آیت ۱
"تباہی ہے اس کے لیے جو عیب نکالتا ہے اور طعنے مارتا ہے۔"

کفر یہ نظام کی الیکشن مہم مکمل نہیں ہوتی بلکہ ناممکن ہے جب تک دوسرے مسلمان بھائی کے عیب سرِ عام نہ نکالے جائیں اور طعنہ زنی نہ کی جائے!

انتخاب اور جمہوریت میں لوگ یہود کی غلامی کے مراحل طے کر رہے ہوتے ہیں اور محسوس انہیں یہ ہوتا ہے کہ انقلاب لا رہے ہیں۔

مفتی ابو لبابہ شاہ منصور
کتاب دجال - ۲

ذہنی غلامی کے زہریلے اثرات نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی ہے کہ اسلامی خلافت کی کوئی ضرورت نہیں اور جمہوریت کا دور ہے۔ اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو چھوڑ کر کفریہ جمہوری نظام اپنایا ہوا ہے۔

مولانا عاصم عمر
کتاب : تیسری جنگ عظیم اور دجال

حدیث
"جب تم سودی تجارت کرنے لگوگے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللّہ تم پر ذلّت مسلّط کردے گا، جو اس وقت تک نہیں ہٹائے گا جب تک تم اپنے اصل دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔"
(سنن ابو داؤد، راوی عبداللہ بن عمر رضہ)

اصل دین ڈیموکریسی ہے یا قرآن و سنّت کی روشنی میں چلنے والا اسلامی سیاسی نظام خلافت؟

مولانا شاہ محمد حکیم اختر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اسلام میں جمہوریت کوئی چیز نہیں کہ جدھر زیادہ ووٹ ہو جائیں ادھر ہی ہو جاؤ، بلکہ اسلام کا کمال یہ ہے کہ ساری دنیا ایک طرف ہو جائے لیکن مسلمان اللہ ہی کا رہتا ہے...... جب حضور ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر نبوت کا اعلان کیا تھا تو الیکشن اور ووٹوں کے اعتبار سے کوئی بھی نبی کے ساتھ نہیں تھا۔ نبی کے پاس صرف اپنا ووٹ تھا، لیکن کیا حضور ﷺ اللہ کے پیغام کے اعلان سے باز آگئے کہ جمہوریت چونکہ میرے خلاف ہے، اکثریت کی ووٹنگ میرے خلاف ہے اس لیے میں اعلانِ نبوت سے باز رہتا ہوں"؟[24]

خزائنِ معرفت و محبت،ص209

مفتی ابولبابہ کتاب عالمی یہودی تنظیمیں میں لکھتے ہیں:-

آج جمہوریت کے خلاف بولنا جہالت سمجھا جاتا ہے، جبکہ یہ یہودی دماغوں کی پیداوار ہے. یہ یہود کی برپا کردہ سازش ہے جس کی وجہ سے آج مسلمان خلافت کے نام سے بھی بیزار ہے.

کفریہ نظام ڈیموکریسی کے حمایتی کون ؟

1- جن کے یہاں رسولؐ سے زیادہ تقدّس پارٹی کا ہے.

2- جو خلفاء راشدین سے زیادہ سیاست کے قابل اپنے پارٹی قائدین کو مانتے ہیں.

3- جو اللہ سے زیادہ امریکہ سے ڈرتے ہیں.

4- جو اسلامی سیاسی نظام کو پرانا اور بیکار جبکہ یہود و نصاریٰ کے سیاسی نظام کو اچھا اور موجودہ حالات کے مطابق مانتے ہیں.

جمہوری نظام کی ایک خباثت یہ بھی ہے کہ یہ صرف غلام قوموں کے جسموں پر ہی حکمرانی نہیں کرتا بلکہ لوگوں کی سوچ و فکر اور نظریات و خیالات بھی کفریہ جمہوری نظام کی غلامی میں لت پت ہوتے ہیں. کچھ پارٹیاں نام تو اللہ کے دینِ اسلام کا لیتی ہیں لیکن انکا دفاع اور قربانی کفّار کے دینِ جمہوریت کی خاطر ہے. کیونکہ جمہوریت نے انکی سوچ قید کر رکھی ہیں.



یہ ظاہراً آپس میں لڑتے ہیں لیکن عوام کو بیوقوف بنانے پر سب کا اتفاق ہے. یہ سب ایک ہی ٹولہ ہے. اقتدار یہ کریں، ملک یہ لوٹیں اور آپس میں صلح بھی انکی! پولیس اور فوج بھی انکی محافظ! اور عذاب جھیلے عوام. یہ سب ایک دوسرے کے محافظ ہیں اور ان سب کی محافظ ڈیموکریسی ہے. اصل خرابی کی جڑ یہی کفریہ نظام ہے. نئے چہرے اور نئے نعرے سے ملک نہیں بدلے گا. ہر نیا چہرا ایک نیا ڈاکو ہے جس کو امریکہ نے عوام کو مزید بیوقوف بنانے اور لوٹنے کی پرمٹ جاری کی ہوگی.

یہ انتقام ہے جمہوریت کا جو جاری رہے گا جب تک اس ابلیسی نظام سے بغاوت کرکے اللہ کے نظامِ حکومت (خلافت) کے سائے میں پناہ نہیں لی جاتی.

اسلامی نظریئے کی بنیاد پر بنائے گئے پاکستان میں 68 سال سے اس ملک کے عوام کو اچھی جمہوریت اور بری جمہوریت کی ڈگڈگی پر نچانے والے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس دیس کے باسیوں کو شریعت اور خلافت کے نظام سے ناآشنا کیا۔۔

مغربی کلیساؤں سے نکلے ہوئے شریعت سے بغاوت کے نظام کو جمہوریت کہتے ہیں۔۔

اور جب تک ایسے لوگ اس قوم کی گردنوں پر سوار رہیں گے امن انصاف اور خوشحالی کی صبح طلوع نہیں ہوگی۔



فتنہء جمہوریت

* اللّہ کے مقابلے میں اس نظام کو
معبود بنانے کا فتنہ

* قانون سازی کا حق اللّہ سے لے کر
اس نظام کو دینے کا فتنہ

* اللّہ کے قوانین کو منظور ہونے کے لیے غیر اللّہ
(اسمبلی و پارلیمنٹ) کا محتاج بنانا

* فتنہء جمہوریت کی دی ہوئی بیماریاں *

1- وطن پرستی   2- امت کا ٹکڑے ہونا

3- جہاد سے بیزاری

4- یہود و نصاریٰ سے دوستی

5- مسلمان بھائی بہن پکڑ کر
ڈالر کے عیوض بیچنا

القاعدہ برصغیر کے امیر مولانا عاصم عمر حفظ اللہ
کتاب ادیان کی جنگ میں لکھتے ہیں :

" جمہوریت کفر ہے۔ اس نظام کو چلانے والا ہرگز مسلمانوں کا امام نہیں بن سکتا چاہے اس کا ظاہری حلیہ جیسا بھی ہو۔ بھلا وہ شخص کیسے مسلمانوں کا امام بن سکتا ہے جو اللہ کی شریعت کو اس بات کا محتاج بنائے کہ جب پارلیمنٹ منظور کرے تب یہ نافذ العمل ہوگی۔"

یہ ایک غیر شرعی اور غلط تاثر ہے کہ ووٹ ایک مشورہ اور امانت ہے اور اسے حقدار تک پہنچانا ہے. اسلام نے مشورے کا حق دیندار اور با اخلاق لوگوں کو دیا ہے، جبکہ جمہوریت میں دیانتدار اور بے ایمان، مسلم اور کافر سب ووٹ کے عمل میں شرکت کر سکتے ہیں. دوسرا یہ کہ اسلام میں مشورہ مانا بھی جاتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے. جبکہ جمہوریت میں ووٹنگ کی اکثریت کو رد نہیں کیا جا سکتا پھر چاہے بد دیانت، شرابی و زانی ہی کیوں نہ الیکٹ ہو جائے.